مدرسۃ اصلاح البنات

Run By : **Jamia Islamia Hameedia Trust**

Madrasa Islahul Banat

گلی نمبر ۳، سنگم وہار وزیر آباد، دہلی ۱۱۰۰۸۴ (الھند)

Gali No.3, Sangam Vihar, Wazirabad, Delhi-110084 (INDIA)

Mbl. : 9312502015, 9650895891
Phone : 011-65001540

(خادم) نثار احمد قاسمی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خشتِ اول چوں نہد معمار کج | تا ثریا می رود دیوار کج

لڑکیوں کی دینی تعلیم کا مسئلہ

وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ الْاُوْلٰی الخ (الاحزاب آیت ۳۳)

اس حقیقت سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ جس طرح لڑکوں کے لئے دینی تعلیم اور احکامِ شریعت کا جاننا لازم اور ضروری ہے، اسی طرح لڑکیوں اور عورتوں کے لئے بھی علم دین سیکھنا ضروری ہے۔

بالخصوص اس لئے کی خواتین کی گود بچے کے لئے پہلے مدرسہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر خواتین میں دینی رجحان ہوگا تو ان کی گود کے بچوں میں بھی دینداری آئے گی اور شروع ہی سے ان کے عقائد درست ہوں گے اور نیک اعمال کا شوق وجذبہ پیدا ہوگا۔ نیز دینی احکام کی واقفیت کی وجہ سے خود خواتین اپنی گھریلو و معاشرتی ذمہ داریوں سے آگاہ ہوں گی اور پورے گھرانے کو دینی ماحول میں رنگنے کی کوشش کریں گی۔

تجربہ ثابت ہے کہ کسی دیندار لڑکی کی شادی کسی ایسے ماحول میں ہوئی جہاں پہلے سے دینداری نہیں تھی مگر اس بہو کے آنے کی وجہ سے پورا ماحول رفتہ رفتہ بالکل بدل گیا اور ہر بڑے چھوٹے میں دین کا اثر ظاہر ہو گیا۔ مگر عورتوں کی تعلیم کا معاملہ جتنا زیادہ ضروری ہے اتنا ہی نازک بھی ہے۔

عورت کے معاملے میں اسلامی شریعت اس قدر محتاط واقع ہوئی ہے کہ اس کے متعلق ذرہ برابر کوتاہی اور لاپرواہی شریعت کو گوارہ نہیں ہے بے حیائی اور بدکاری کے راستہ کو شریعت نے مکمل طور پر بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مسجد نبوی میں نماز کی بڑی فضیلت ہونے کے باوجود صحابیات کے لئے اپنے گھروں میں نماز پڑھنے کو افضل قرار دیا ہے۔

پھر دورِ نبوت کے بعد جب اخلاقی انحطاط کا آغاز ہوا تو اُسی وقت سے حضرت عمرؓ نے پیش بندی کے طور پر عورتوں کو مسجد میں باجماعت نماز ادا کرنے سے بالکل روک دیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ یہ کہنے پر مجبور ہوئیں کہ آنحضرت ﷺ آج کے حالات کا مشاہدہ فرما لیتے تو عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع فرما دیتے۔ (مسلم شریف ۱۔۱۸۳، نیز احادیثِ طیبہ) میں اجنبی مرد کے ساتھ تنہائی میں نامحرم کے ساتھ سفر (چاہے وہ حج کا مقدس سفر ہو) اور بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے سے عورتوں کو صاف منع کر دیا۔ اور قرآن حکیم میں حکم دیا گیا ہے کہ اگر تنہائی میں گھر سے نکلیں بھی تو (چادروں اور برقعوں) میں لپٹ کر مکمل پردے کے ساتھ نکلیں۔ (احزاب آیت ۳۳)

اسی طرح کی سخت پیش بندیوں کی روشنی میں لڑکیوں کی دینی تعلیم کا مسئلہ حل کرنا لازم ہے یہ بات نہیں ہے کہ زمانۂ سابقہ میں عورتیں دینی تعلیم سے بالکل کوری رہتی تھیں بلکہ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے ہر زمانہ میں کچھ ایسی دیندار

عالمہ فاضلہ خواتین موجود رہی ہیں، جنہوں نے بقدرِ استطاعت دین کی اشاعت کا کام انجام دیا ہے اور ساتھ میں ہر طرح کے شرور وفتن سے بھی محفوظ رہی ہیں۔

لہٰذا خواتین کے لئے دینی تعلیم ضروری ہونے پر کوئی اختلاف نہ ہے اور نہ کبھی رہا ہے، اصل مسئلہ یہ ہے کہ ان کا طریقہ تعلیم کیا ہو؟ جس سے دینی تعلیم کا واقعی فائدہ بھی حاصل ہو اور فتنوں سے امکانی حد تک حفاظت بھی رہے اور اس پر غور کرنا بھی ضروری ہے۔

لڑکیوں کے باقاعدہ مدارس کی ضرورت

خواتین کی دینی تعلیم کے لئے حتیٰ الامکان انہیں طریقوں کو اختیار کرنا چاہئے جو مکاتب کی شکل میں ہندوستان میں موجود اور رائج ہیں، مگر زمانے کی تبدیلی اور ماحول کی خرابی نے حالات ایسے پیدا کر دیئے ہیں کہ دین کے تحفظ اور خواتین میں صحیح دینی رجحانات کی حفاظت کے لئے مکاتب سے آگے بڑھ کر مدارس کی شکل میں اداروں کے قیام کی ضرورت سے انکار کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے کہ آج لڑکیوں کو انگریزی تعلیم دلانے کی ایک ہوڑ لگی ہوئی ہے۔

بڑے بڑے دیندار گھرانے بھی اس سے محفوظ نہیں اور اس تعلیم سے معاشرہ میں خود اخلاقی انحطاط اور بے حیائی کے زہریلے جراثیم پھیل رہے ہیں ان سے بچانے کے لئے محض ان کے مقاصد بیان کر دینا کافی نہیں۔

بلکہ صحیح اور محفوظ متبادل پیش کرنا ضروری ہے، ورنہ لڑکیوں میں الحاد اور بد دینی کا یہ بڑھتا ہوا طوفان ہرگز روکا نہیں جا سکتا ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ دو پریشانیوں میں سے کمتر مصیبت برداشت کرتے ہوئے ایسے ادارے قائم ہوں جو بد خلاقیوں اور بے حیائیوں سے محفوظ ہوں۔

(الف) آج لڑکیوں کو تعلیم حاصل کرنے سے روکا نہیں جا سکتا اگر آپ دین پڑھانے کا معقول نظم نہیں کریں گے تو انہیں حیا سوز عصری تعلیم اور آوارگی سے روکنا ممکن نہ رہے گا۔

(ب) کتنے علاقے اور گاؤں دیہات ایسے ہیں جہاں دور دور تک ایسی کوئی پڑھی لکھی خاتون نہیں ہیں، جہاں جا کر لڑکیاں دین سیکھ سکیں اور وہاں ایسے اسباب و وسائل بھی نہیں ہیں کہ وہاں نسوانی مکاتب کا قیام ہو سکے۔ اگر وہاں رہنے والی دین سیکھنے کی خواہش مند لڑکیوں کے لئے دوسری معقول مخصوص جگہوں پر تعلیم کا نظم نہ ہوگا تو ایسے پورے کے پورے علاقے کی خواتین دین سے محروم رہ جائینگی۔

(ت) بہت سے ایسے حضرات جو معاش کے سلسلے میں یوروپ اور دیگر ترقی یافتہ ملکوں میں جا کر آباد ہو گئے ہیں یا سروس کر رہے ہیں ان کے لئے اپنی بچیوں کی عفت و عصمت کا تحفظ بڑا سنگین مسئلہ ہے۔ کیونکہ ان ممالک کے

تمام اسکول مخلوط اور بے حیائی کا سرچشمہ ہیں وہاں تعلیم حاصل کرنے والی لڑکی کا پاکباز رہنا سخت مشکل ہے ایسے فکرمند والدین محض بچیوں کے تحفظ کے لئے انہیں لڑکیوں کے دینی مدارس میں داخل کرانا ہی غنیمت جانتے ہیں۔ چنانچہ لکھنؤ، گجرات اور مہاراشٹر میں ایسے جامعۃ البنات کی تعداد کثیر ہے جن میں غیر مقیم ہندوستانیوں کی بچیاں تعلیم پاتی ہیں اور ان کے والدین دین وایمان کے تحفظ کے لئے ان کا یہاں قیام ضروری سمجھتے ہیں۔ انہیں اسباب کی بناء پر لڑکیوں کے مدارس کے قیام کے نازک ترین کام کو علماء کسی حد تک کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں لیکن بہرحال یہ کام خطرات اور اندیشوں میں گھرا ہوا ہے اگر علماء کرام اور منتظمین اللہ کی خوشنودی کے لئے اس امر کا تہیہ کرلیں تو انشاء اللہ خدا کی مدد ہوگی اور اس محنت کے مفید ثمرات سے امت فیضیاب ہوگی۔

(انشاء اللہ)

مَدرسۃ اِصلاحِ البنات اور اس کی امتیازی خصوصیات

۱۔ لڑکیوں کی تعلیم کی اہمیت وافادیت اور ان کی تربیت کو نظر میں رکھتے ہوئے ایک ایسا ادارہ قائم کیا گیا ہے جہاں بچیوں کو نہ صرف دینی تعلیم وتربیت بلکہ عصری علوم (جو دورِ حاضر کے لئے ایک ناگزیر شے بن چکی ہے) سے آراستہ کیا جاتا ہے، جامعہ ہٰذا میں بچیوں کو مکمل دینی ماحول فراہم کیا جاتا ہے اور ان کی تربیت پر خاص دھیان ہوتا ہے۔

۲۔ ان کی تعلیم کو آسان بنانے کے لئے جامعہ ان کے آرام وآسائش کا پورا خیال رکھتا ہے تاکہ وہ اپنی تعلیم کی طرف مکمل دھیان دیکر اچھی عالمہ وفاضلہ بنیں اور اسلامی صفات سے متصف ہوکر امت کے ایک ایک گھر کو دینی ماحول میں رنگنے کی ہر ممکن کوشش کریں کیونکہ اگر ان بچیوں کی تربیت صحیح دینی ماحول میں ہوگی تو یہ جہاں بھی جائیں گی اس گھر اور ماحول کی زینت بنیں گی اور اس کو دینی بنانے کی جدوجہد کریں گی نتیجتاً ہر گھر ایک ایسے پاکیزہ اسلامی ماحول میں تبدیلی ہوجائے گا جو اسلام کا مطلوب ہے۔

مَدرَسۃُ اِصلَاحُ البَنَاتؔ کے اغراض و مقاصد

☆ ملت اسلامیہ کی لڑکیوں کے اندر ایمان کی پختگی اور عمل کا جزبہ ابھارنے کی کوشش کرنا۔

☆ عربی زبان میں قرآن وحدیث اور فقہ وغیرہ کی تعلیم کے ذریعہ اسلام سے روشناس کرانا۔

☆ ایسی خواتین تیار کرنا جو۔

(الف) اسلام اور دینی دعوت وتبلیغ کیلئے مفید اور کار آمد ہوں اور زندگی کے ہر میدان میں اسلام کی نمائندگی کر سکیں۔

(ج) آئندہ نسلوں کیلئے دینی تربیت کا ذریعہ بن سکیں۔ اور بچوں میں اسلامی اقدار بیدار کرنے کے قابل ہوں۔

(د) خانگی زندگی سلیقے سے گزار سکیں۔

☆ بچیوں میں تحریر وتقریر کی اعلیٰ اور معیاری صلاحیت پیدا کرنا۔

☆ شرعی حدود میں رہتے ہوئے پورے عالم میں دین کا پیغام عام کرنے کیلئے کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی تعلیم سے عورتوں کو آراستہ کرنا۔

☆ امور خانہ داری اور خانگی ومعاشرتی مسائل کی تربیت کرنا۔

☆ ہماری وہ مائیں اور بہنیں جو تعلیم سے بالکل نابلد ہیں۔ ان کیلئے صباحی وشبینہ نظام کے تحت ضروری تعلیم کا انتظام کرنا۔

(وما التوفیق الا باﷲ)

(خادم) نثار احمد قاسمی